السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

جواب سوال آپریشن

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

جواب سوال آپریشن

اخبار اہلحدیث 6 شعبان 6 میں افریقہ سے ایک ایک صاحب نے دریافت کیا ہے کہ بعض مسلمانوں کا خیال ہے کہ آپریشن کرانا اسلام میں منع ہے کیا یہ صحیح ہے۔

جواب عرض ہے کہ یہ خیال بالکل غلط ہے اسلام میں مثلہ البتہ منع ہے یعنی کسی زندہ کے اعضا بلاوجہ کاٹنے اپریشن عمل جراحی کی ممانعت نہیں ہے دیکھو اسلام میں ختنہ کا حکم ہے جو حکم ہے جو سنت انبیاء ہے یہ ایک قسم کا عمل جراحی ہے خود آنحضرت ﷺ کا اپریشن ہوا ہے جو تاریخ اسلام میں واقعہ شق صدر کے نام سے مشہور ہے کہ آنحضرت ﷺ کا سینہ و شکم چاک کیا گیا اور اندرونی کثافت نکالی گئی اور پھر ٹانکے لگا دیئے گئے چنانچہ حدیث میں آیا ہے کہ اصحاب نے آپ کے شکم مبارک پر آخر عمر تک ٹانکوں کے نشان دیکھے نیز غزوات نبویہ میں سے ایک غزوہ میں ایک صحابی کا ہاتھ دشمن کی تلوار سے دوسرے کٹ کر لٹک گیا تھا چونکہ اس کے پھر جم جانے کا یقین نہ تھا لہذا خود ہی ایک ہاتھ سے دوسرے کٹے ہوئے ہاتھ کو کھینچ کر پھینک دیا تھا اسی طرح جنگ یمامہ میں حضرت ثابت بن قیس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی ٹانگ کٹ گئی تھی چونکہ اس کے پھر درست کی امید نہ تھی لہذا حضرت ثابت نے خود ہی (اپنی ٹانگ کو کھینچ کر الگ کر دیا ایسے بہت سے واقعات ہیں جو آپریشن کے ثبوت کے لئے پیش کئے جا سکتے ہیں۔ (اہلحدیث 13/ مئی ۲۱ء

استفتاء

کیا فرماتے ہیں علمائے دین متین اس مسئلہ میں کہ حضرت مولانا محمد اشرف علی صاحب مدظلہ کے بہشتی زیور کے حصہ چہارم کے 5/ پر مسئلہ رات کو اپنی بی بی کو جگانے کے لئے اٹھا مگر غلطی سے لڑکی پر ہاتھ پڑ گیا یا ساس پر اور بی بی سمجھ کر جوانی کی خواہش کے ساتھ اس کو ہاتھ لگا یا تو اب وہ مرد اپنی بی بی پر ہمیشہ کے لئے حرام ہو گیا اب کوئی صورت جائز ہونے کی نہیں ہے اور لازم ہے کہ یہ مرد اب اس عورت کو طلاق دے دے تو سوال یہ ہے کہ جب دونوں اس میں بے قصور ہیں تو طلاق دینے کی کیا وجہ۔ کیونکہ مرد بھی بے قصور ہے بھول کی وجہ سے اور کوئی قصور عورت پر بھی نہیں ہے۔

الجواب۔ بہشتی زیور سے جو مسئلہ آپ نے نقل کیا ہے یہ حنفیہ کے نزدیک اسی طرح ہے کہ اگر غلطی سے یا قصداً کوئی شخص اپنی لڑکی یا اپنی ساس کے بدن کو بغیر حائل پردہ کے ہاتھ لگا دے اور اس وقت اس کو خواہش شہوت ہو تو اس لڑکی کی ماں یا ساس کی بیٹی یعنی ہاتھ لگانے والے کی بیوی اس پر حرام ہو جاتیہ ہے اس میں اگرچہ بیوی کا قصور نہیں اور غلطی ہو جانے کی صورت میں مرد بھی قصور نہیں مگر حرمت کی وجہ دوسری ہے جس میں قصور ہونے نہ ہونے کو دخل نہیں ہے حنفیہ کا مذہب یہی ہے واللہ اعلم محمد کفایت اللہ مدرسہ اینہ دہلی امید ہے کہ آنحضور مندرجہ بالا پر روشنی ڈالیں گے عبدالرحمن چاول فروش ذکریا اسٹریٹ کلکتہ۔

جواب۔ مسئلہ ہذا اہلحدیث کے نزدیک صحیح نہیں کیونکہ اس کی تائید قرآن یا حدیث سے نہیں ہوتی یہ تو صرف دست درازی ہے بلکہ اگر فعل بھی گزرے تو بھی مزنیہ کی ماں یا بیٹی فاعل پر حرام نہیں ہوتی شافعیہ کا مذہب بھی یہی ہے کیونکہ زنا ایک فعل لازم ہے اس کی سزا متعدی نہیں اس فاعل اور مفعول کو شرعی سزا بے شک دو مگر نکاح توڑ کر اس کی بیوی کو بیوہ کیوں کرتے ہو۔

ھذا ما عندي واللہ أعلم بالصواب

[فتاویٰ ثنائیہ امرتسری]

جلد 2 ص 684

محدث فتویٰ